بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب صدر اور معزز سامعات! السلام علیکم

معزز سامعات آج کی اس پر وقار محفل میں خاکسار کو جس موضوع پر کچھ کہنے کا موقع ملا ہے اسکا عنوان ہے۔

حضرت مصلح ماعودؓ کا پاکیزہ بچپن۔

معزز سامعات! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اللہ اپنے غیب کو اپنے نبی کے سوا کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔
پس اللہ تعالیٰ جو بھی خوشخبریاں اپنے انبیاء کو عطا کرتا ہے اپنے وقت پوری شان اور قوت سے پوری ہو جاتیں ہیں اور اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ماعودؑ کو ایک عظیم پیشگوئی عطا کی تھی یہ ۱۸۸۶ کی بات ہے جب خدا نے آپ سے سے ہم کلام ہو کر فرمایا تھا۔
سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۷
ایک اور جگہ حضرت مسیح ماعودؑ فرماتے ہیں: خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لیے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں، میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا۔ وہ مظہر الحق والعلا ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ، شرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا۔ اور دنیا میں دین حق سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲
اس عظیم الہی بشارت کے مطابق پیشگوئی کے تین سال بعد ۱۸۸۹ میں حضورؑ کو خدا وہ پاکیزہ بیٹا عطا کرتا ہے جس نام بشیر الدین محمود احمد رکھا جاتا ہے وہ عظیم بیٹا جو جماعت میں المصلح ماعود کے نام سے بھی قیامت تک زندہ رہے گا۔
حضرت مسیح ماعودؑ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انبیاء اور اَولیاء کو اُولاد کی بشارت صرف اس صورت میں دیتا ہے جب نیک اور صالح اولاد کی ولادت مقدر ہو۔ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵
حضرت مصلح ماعود کا بچپن کسی عام لڑکے کی طرح نہ تھا بلکہ ابتداء سے ہی خدا سے ایک تعلق اور ربط قائم ہو چکا تھا جیسے آپؓ فرماتے ہیں ۔ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ میں نے رویاء میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس میں ٹن کی آواز پیدا ہوئی ہے جو بڑھتے بڑھتے ایک تصویر کے فریم کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس تصویر میں ایک تصویر نمودار ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی پھر یک دم ایک وجود کود کر میرے سامنے آ گیا اور اس نے کہا میں خدا کا فرشتہ ہوں۔ اور تمہیں قُرآن کریم سکھانے آیا ہوں۔ وہ سیکھاتا گیا اور میں سیکھتا گیا جب وہ ایاک نعبدو وایاک نستعین پر پہنچا تو اس نے کہا آج تک جتنی بھی تفسیر ہوئی ہے یہاںتک ہوئی ہے۔ آو میں تمہیں اس سے آگے کی تفسیر سکھاتا ہوں۔
حضورؓ نے فرمایا اس رویاء کے درحقیقت معنی یہی تھے کہ فہم قرآن کا ملکہ میرے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ انوار العلوم جلد ۱۴

حضرت مسیح ماعودؑ بھی تربیت کا بے حد خیال رکھتے اپنے بچوں کو فرائض ادا کرنے کی تلقین فرماتے حضرت مصلح ماعودؓ فرماتے ہیں میری عمر اسوقت بارہ سال تھی جب مجھے حضورؑ نے روزہ رکھنے کی اجازت دی۔اس طرح دعا کی بابت فرمایا کہ حضرت مسیح ماعود بعض دفعہ بچوں کو بھی دعا کی تحریک کرتے۔ایک دفعہ آپؑ نے مجھے دعا کے لیے فرمایا اسوقت میری عمر نو سال تھی۔خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۲

پیاری بہنو! وہ عظیم بچہ جسکی عمر ابھی پندرہ سال ہی ہوتی ہے تو خدا اس سے ہم کلا ہوتا ہے جیسے ایک وقع کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا ایک دفعہ ہمارے مخالفین نے ایک دیوار کھڑی کردی اور دروازہ بند کردیا۔حضرت مسیح ماعود کئی بار گھروں میں پردہ کروا کر مسجد آتے۔اس زمانے میں حضورؑ نے سب کو دعا کے لئے کہا اور مجھے بھی اسوقت میری عمر ۱۵ سال تھی میں دعا کی تو مجھے ایک رویاء ہوئی۔انوار العلوم جلد ۱۷

کسی نے کیا خوب کہا

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ

یاد آکے بناتے ہیں ہر دل کو دیوانہ

صاحب صدر! ایک دفعہ آپؓ کہ استاد سید سرور شاہ صاحب نے پوچھا میاں آپکے والد صاحب کو تو بہت الہام ہوتے تھے کیا آپکو بھی الہام ہوتا ہے اور خوابیں وغیرہ آتی ہیں آپؓ نے کہا مولوی صاحب خوابیں تو بہت آتی ہیں جونہی میں تکیہ پو سر رکھتا ہوں یہ دیکھتا ہوں کہا ایک فوج ہے کہ میں اسکی کمان کر رہا ہوں۔اور بعض دفعہ ایسا لگتا ہے سمندروں سے آگے جا کر اپنے حریف کا مقابلہ کر رہا ہوں۔پس ان وقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جات ہے آپؓ کا بچپن کیسا تھا۔

جناب صدر! آپؓ کو بچپن سے ہی ایسی پاکیزہ فطرت عطا کی گئی تھی کہ آٹھ سال کی کم عمر میں قادیان کے نوجوانوں کے لیے ایک انجمن بنائی گئی جس کا نام انجمن ہمدرداراں اسلام رکھا گیا اور بعد وہ تشھیذ الاذہاں کے نام سے جاری ہے۔پس یہ آپکی روحانی دنیا میں پہلا کام تھا اور سرگرم رکن تھے آپؓ اسکے۔

اسی طرح ۱۹۰۳ میں آپؓ نے شاعری میں قدم رکھا وہ شاعری کسی دنیاوی غرض کے لیے نہ تھی بلکہ وہ ابتدائی اشعار دیکھیے کہ کس طرح خدا کی محبت ان سے ٹپکتی ہے، آپؓ فرماتے ہیں اپنے خدا کے حضور التجاء کرتے ہوئے۔

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

بیمار عشق ہوں تیرا دے تو شفا مجھے۔

جب تک دم میں دم ہے اسی دین پر رہوں

اسلام پر ہی آئے جب آئے قضاء مجھے

پس کیا ہی سچا اور پیارا کلام تھا اور خدا نے اُس کم سن بچے کی تمام دعاؤں کو سنا وہ دنیا کا امام بنا گیا جس نے باون سال بڑی شان سے دین اسلام کی خدمت کی۔ہاں اس پاک فطرت بچہ کی دعا جو اپنے مولا کے حضور کم سنی میں تڑپتا تھا کہ مجھ یارب کوئی عظیم دین کی خدمت لے

خدا کے حضور مقبول ٹھہرا۔ آپؓ کے اساتذہ کو فکر تھی کے تعلیم میں کمزور ہیں حضرت مسیح ماعودؑ نے اپکو مخاطب ہو کر فرمایا تھا اگر تم وہی محمود ہو جسکی خبر خدا نے مجھے دی ہے تو خدا خود تمہیں سکھائے گا۔ اللہ اللہ کیا ہی بھروسہ اور توکل تھا پس وہ عظیم بچہ علوم ظاہری اور روحانی سے مالا مال کیا گیا۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ تھا۔

چناچہ ایک صحابی حضرت شیخ اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؓ کے بچپن کو دیکھا اور پھر اسی بچپن میں آپ کے ایثار اور اپکی نیکی اور تقوی کو خوب دیکھا ہم نے دیکھا کہ آپکے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا۔ اور بچپن سے ہی آپ دعاؤں میں اس قدر محو اور غرق رہتے کہ ہم حیراں ہو جاتے۔ اور آپ کبھی کبھار دعا میں اتنے محو ہوتے کہ ہم ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر تھک جاتے اور آپکو معلوم ہی نہ ہوتا کہ اتنا وقت گزر گیا۔ خالد مصلح ماعود نمبر ۲۰۰۸

صاحب صدر! خدا سے اتنا گہرا اور پیار کا تعلق آپکو تھا اس کا پتہ اس روایت سے بخوبی عیاں ہو جاتا ہے۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے ارداہ کیا کہ آج کی رات بیت مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں بیت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحا سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحا کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اس شخص کی دعا کا مجھ پر بھی اثر تاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اسکو دے دے۔ میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سجدے سے سر اُٹھائے تو معلوم کروں کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے کتنی دیر پہلے آئے ہونگے۔ مگر جب آپ نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود ہیں۔ میں نے السلام وعلیکم کہا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالی سے کیا کچھ لیا ہے تو آپؓ نے فرمایا میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے دین حق کو زندہ کر کے دکھا۔ الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۸

اپنے محبوب باپ سے محبت۔ چناچہ آپؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ بہت تیز بجلی چمکی اتنی شدت کی بجلی چمکنے کی آواز تھی کہ قادیان کا ہر شخص یہی سمجھتا تھا ان کے مکان پر پڑی ہے تمام لوگ اندر کمروں میں چلے گے ہم بھی صحن میں لیٹے تھے جب حضرت مسیح ماعودؑ دروازے کی طرف بڑے تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ آپؑ کر سر پر رکھ دیئے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے۔ سوانح فضل عمر جلد ا صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰

صاحب صدر! بچپن ہی سے آپؓ کو فراست عطا ہوئی تھی اور اُسی خدا داد فراست سے آپؓ نے حضورؑ کی سچائی کو پرکھا۔ چناچہ آپ فرماتے ہیں۔ میں علمی طور پر بتا تا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا۔ کہ اگر میری تحقیق میں نعوذ باللہ اگر وہ جھوٹے نکلے تو مَیں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے انکی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا۔ حتی کہ جب آپؑ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ سوانح فضل عمر جلد ا صفحہ ۹۶

پس گیارہ سال کی عمر میں خدا نے آپکو بتا دیا تھا کہ حضرت مسیح ماعودؑ کے کپڑوں میں بھی خدا نے برکت رکھی ہے یہ خدا سے کامل تعلق اور عشق کا نتیجہ تھا۔ آ

آپؓ فرماتے ہیں۔ ۱۹۰۰ میں میرے قلب کو دینی احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح

ماعودؑ کے لیے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپؑ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں کہ اسکے نقش بہت اچھے تھے میں نے ایک دن ضحیٰ یا اشراق کے وقت وضو کیا اور وہ جبہ اس لیے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اسوجہ سے کہ حضرت مسیح ماعودؑ کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالی کے فرستادے کہ مقدس ہونے کا تھا پہن لیا۔

انوار العلوم جلد ۸ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶

معزز سامعین! یہ فطرتی بات ہے انسان کو جس سے محبت ہو اس سے سوال وجواب بھی ہوتے ہیں آیئے میں آپکو بتاتا ہوں حضرت مصلح ماعودؓ کا اپنے محبوب سے کیا سوال ہوا۔

آپؓ فرماتے ہیں: ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالی پر ایمان کیوں لاتا ہوں اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں خدا ہے۔ وہ گھڑی کیسی خوشی کی گھڑی تھی میرے لیے۔ جس طرح ایک بچہ کو ماں مل جائے اسے خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا ہے۔ اور میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اُس وقت اللہ تعالی سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ اے خدا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اسوقت میں گیارہ سال کا تھا اور آج ۳۵ سال کا ہوں مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

خدا تعالی سے ہم کلام ہونے کا ایک اور واقعہ آپؓ یوں بیان فرمایا:

ایک دفعہ حضرت مسیح ماعودؑ کو الہام ہوا اِنّی معہ الافواج اٰتِیکَ بَغتَۃً میں اپنی افواج کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا۔ اسی رات ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ حضرت مسیح ماعودؑ کو یہ الہام ہوا ہے۔ انی اتیک معہ الافواج بغتۃ صبح ہوتے ہی حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے کہا کہ حضرت مسیح ماعودؑ کو جو تازہ الہام ہوئے ہیں وہ اندر سے لکھوالاؤ۔ جب حضورؑ نے الہام لکھ کر دیئے تو جلدی میں یہ الہام لکھنا بھول گئے اب میں شرم کے مارے جرأت بھی نہ کرسکا کے حضور سے پوچھوں۔ اور یہ بھی نہ جی مانتا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا اسکو غلط سمجھوں۔ میں دروزے تک جاتا پھر واپس آجاتا پھر جاتا پھر واپس لوٹ آتا۔ آخر میں نے جرئات سے کہہ دیا کہ مجھے ایک فرشتہ نے بتایا ہے آپکو رات یہ الہام بھی ہوا ہے۔ انی معہ الافواج اتیک بغتۃ مگر ان الہامات میں اسکا ذکر نہیں۔ حضرت مسیح ماعودؑ نے فرمایا یہ الہام ہوا تھا مگر میں لکھتے ہوئے بھول گیا۔ تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۴۴۷، ۴۴۸

اس طرح خدا تعالی نے آپؓ کو جو علم عطا کیا تھا اسکی ایک جھلک پیش خدمت ہے

آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۰ء میں آپؓ نے پہلی پبلک تقریر کی اس وقت سلسلہ کے جید عالم حضرت خلیفۃ الاول بھی رونق افروز تھے۔ جب تقریر ختم ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپکو کھڑے ہو کر فرمایا میاں میں تم کو مبارک دیتا ہوں۔ کہ تم نے ایسی اعلی تقریر کی میں تمہیں مبارک دیتا ہوں یہ میں تمہیں خوش کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا بلکہ تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱

معزز سامعین آیئے اپکو حضرت اقدس مسیح ماعودؑ کی ایک پیشگوئی کی طرف لیے چلتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی زندگی میں ہی خدا نے اس موعود بیٹے کہ متعلق بتا دیا کہ وہ وقت قریب ہے جب یہ بچہ جماعت کا سربراہ اور خلیفہ ہو گا۔

حضرت صاحزادی مبارکہ بیگمؓ بیان کرتیں ہیں: جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا ان دنوں کا ذکر ہے کہ باہر کوئی میٹینگ انجمن کے ارکان کے انتخاب کی یا مقرر شدہ لوگوں کی قوانین کے متعلق ہو رہی تھی۔ حضرت سیدنا بھائی صاحب باہر سے آ کر آپؑ کو رپورٹ کرتے۔ آپؑ حضرت اماں جان والے صحن میں ٹہل رہے تھے پھر جب بھائی آخری رپورٹ دے کر چلے گئے۔ تو حضورؑ دارلبرکات کے صحن کی جانب آئے اور وہاں سے حجرہ میں جانے کے لئے دروازے کی جانب اُترنے والی سیڑھی کے پاس آ کر کھڑے ہو گے۔ حضرت اماں جان پہلے سے واہاں کھڑی تھیں۔ میں حضرت صاحب کے ساتھ پیچھے پیچھے چلی آئی تھی۔ اور پیچھے کھڑی ہو گئی آپکی پیٹھ کے بلکل قریب۔ اسوقت آپؑ سیدھے کھڑے تھے اسی طرح بغیر گردن موڑے کلام کیا مگر بظاہر حضرت اماں جان سے ہی مخاطب معلوم ہوتے تھے فرمایا۔ کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ محمود کی خلافت کی بابت ان لوگوں کو بتا دیں۔ پھر میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالی کا منشاء اپنے وقت میں خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کہتی ہیں بڑے ٹھہراؤ بڑے وقار و سنجیدگی سے آپؑ نے یہ بات کی اسبات کی بناء پر مجھے ہمیشہ یقین رہا اور ہے کہ خلافتِ محمود کے متعلق آپکو علم ہو چکا تھا۔ تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۵۹، ۶۰

صاحب صدر! اس عظیم بیٹے کا عہد دیکھیں فرماتے ہیں جب حضرت اقدس کی وفات ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے اب کیا ہو گا کہ لوگ اعتراض کریں گے پیشگوئیوں پر تو ان باتوں کو سنتے ہی جو میں نے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ میں خاموشی سے حضرت مسیح موعودؑ کی لاش مبارک کے پاس گیا اور سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر میں نے خدا تعالی سے مخاطب ہو کر کہا، اے خدا میں تیرے مسیح کے سرہانے کھڑے ہو کر تیرے حضور یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی پھر گئی تو میں اس دین اور اس سلسلہ کی اشاعت کے لیے کھڑا رہوں گا جس کو تو نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ ماہانہ خالد نمبر ۲۰۰۸

سامعین کرام! حضرت مصلح موعودؓ کی ساری زنگی اسلام کی خدمت میں صرف ہوئی آپؓ نے فرماتے تھے۔

محمود حق کو ہم کر کر چھوڑیں گے آشکار　　　خواہ روئے زمین کو ہلانا پڑے ہمیں۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ　　　ملت کہ اس فدائی پہ رحمت خدا کرے کرے۔

پس اے خدا ذولمجد والعطاء تو کروڑوں رحمتیں اور برکتیں آپؓ پر نازل فرما اور اپکے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ اور اپکی آل اور اُولاد پر بھی آمین

محترمہ امتہ القدوس بیگیم صاحبہ نے کیا خوب لکھا۔

عرش پر نور سے لکھا گیا نام محمود　　　میرے محمود نے پایا ہے مقام محمود